Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۷ شعبان ۱۳۹۷ھ ۲۵ وفا ۱۳۵۶ہش ۲۵ جولائی ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۶۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ وفا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظت خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:۔

"میرے داماد عزیزم سید محمود احمد ناصر گلے کی نالی میں تنگی پیدا ہو جانے کے باعث کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ گلے سے غذا مشکل سے اُترتی ہے۔ لاہور بغرض تشخیص گئے ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ کوئی پیچیدگی نہ پیدا ہو اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور رحم سے انہیں صحت عطا فرمائے۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"ہم سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے خادم ہیں ہم نے قرآن کریم کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنے کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے اور ہمارا عزم یہ ہے کہ ہم نوعِ انسان کے قلوب کو پیار و محبت کے ساتھ جیت کر انہیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا ڈالنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ"

یہ عزم بہت بلند ہے جس کے حصول کے لئے ہمیں بے انتہا قربانیاں کرنا ہونگی اس کے لئے مالی جہاد بھی کرنا ہوگا۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ مالی قربانیوں کی ہی ایک شاخ ہے۔ اس فنڈ کو مضبوط سے مضبوط تر بنایئے اور اپنا قدم آگے بڑھایئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ لاف وگزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے

جو چیز انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے

"اللہ تعالیٰ لاف وگزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے، دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں، مکالماتِ الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہرداری میں تو سب کے سب شریک ہیں۔ عام لوگ نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے بلکہ اس کی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور علو دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمتگار ہوں اور ان میں سے ایک خدمت گار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار رہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آجاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہو جانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہدات خشک سے کیا ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶، ۲۶۱)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۵ وفا ۱۳۵۶ ہش

۲۵ جولائی ۱۹۷۷ء

تہذیب و ترقی کے دَور میں اخلاقی پستی کی انتہا

اللہ تعالیٰ کی یہ بھی ایک سنت ہے کہ وہ بعض نافرمان اور سرکش قوموں کو ان کی خواہش اور تمنا کے مطابق مال و اولاد کی کثرت عطا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ دنیا میں خوب پھلتی پھولتی اور ترقی کرتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ اس قدر قوت اور طاقت حاصل کر لیتی ہیں کہ گویا دنیا پر چھا جاتی ہیں لیکن چونکہ مال و دولت اور قوت و طاقت کی یہ فراوانی انھیں انعام کے رنگ میں نہیں بلکہ ابتلاء اور امتحان کے طور پر عطا کی جاتی ہے اس لئے وہ اس فراوانی کے نتیجہ میں مکروہات دنیا یعنی فسق و فجور اور ہر قسم کی معصیت میں اور زیادہ غرق ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس کے باوجود وہ سمجھتی یہ ہیں کہ ان کا یہ اقتدار اور غلبہ اور تسلط اسی طرح تا ابد قائم رہے گا اور وہ دنیا پر چھائی رہیں گی۔ لیکن ان کی یہ بہت بڑی بھول ہوتی ہے کیونکہ وہ بے لگام مادی ترقی کی وجہ سے دن بدن اخلاقی انحطاط کا بھی شکار ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس لحاظ سے بہت تیزی کے ساتھ پستی کی طرف جاری ہوتی ہیں۔ آخر ایک دن ایسا آتا ہے کہ ان کے بُرے افعال کے نتیجہ میں خدائی عذاب انھیں آ گھیرتا ہے اور ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

چنانچہ ایسی نافرمان اور سرکش قوموں میں سے جن پر سزا کے رنگ میں مال و دولت کی فراوانی اور مادی آسائشوں کے دروازے کھول دیئے گئے تھے اور جو مکروہات دنیا میں غرق ہو کر بالآخر عذاب الٰہی کی مورد بنیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض کا بہت تفصیل سے ذکر کر کے ان کے عبرتناک انجام پر روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے عاد اور ثمود کی قومیں اور اسی طرح قوم لوط خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے اپنے وقت میں بہت مال و دولت، باغات اور چشمے عطا کئے اور دنیوی ترقیات کے دروازے ان پر کھولے۔ وہ بڑی بڑی اونچی عمارتیں بناتے اور کارخانے کھولتے تھے۔ تجارت اور زراعت میں انھوں نے بے پناہ ترقی کی ہوئی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انھوں نے تکبر میں مبتلا ہو کر دوسروں پر ظلم کرنا اور خدا تعالیٰ کی زمین میں فساد مچانا شروع کر دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خاص طور پر قوم عاد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۭ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۭ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝" (حٰم السجدۃ آیت ۱۶)

ترجمہ: اور عاد کی قوم نے زمین میں بغیر کسی حق کے تکبر سے کام لیا اور کہا کہ ہم سے زیادہ قوت میں کون ہے؟ کیا انھوں نے دیکھا نہیں کہ جس خدا نے ان کو پیدا کیا ہے وہ ان سے زیادہ طاقت ور ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں کا بالقصد انکار کرتے تھے۔

ان کے اس تکبر، ظلم اور فساد نیز بے حیائیوں کا جو انجام ہوا اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْٓ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝" (حٰم السجدۃ آیت ۱۷)

ترجمہ: پس ہم نے ان پر ایک ایسی ہوا بھیجی جو بڑی تیز تھی اور منحوس دنوں میں آئی تھی تاکہ ہم انھیں اس دنیا میں رسوائی کا عذاب چکھائیں اور اخروی زندگی کا عذاب اس سے بھی بڑھ کر رسوائی کا ہے اور (وہاں) ان کی کسی رنگ میں مدد نہیں کی جائے گی۔

عاد کی طرح اللہ تعالیٰ نے قوم ثمود اور قوم لوط کی بے اندازہ خوشحالی اور اس کے زیر اثر علی الخصوص قوم لوط کی بے حیائیوں اور بدکرداریوں کا بڑی تفصیل سے ذکر کر کے ان کے انتہائی ہولناک اور عبرتناک انجام پر روشنی ڈالی ہے۔ ان اقوام کے حالات سے یہ امر عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ سرکش اور نافرمان قوموں کو مادی خوشحالی و فارغ البالی اور قوت و اقتدار کا عطا ہونا کسی لحاظ سے بھی قابل رشک نہیں ہوتا کیونکہ وہ اس خوشحالی و فارغ البالی کی وجہ سے ہی دن بدن مکروہات دنیا میں مبتلا ہو کر ایک عبرتناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسی خوشحالی کی اصل حقیقت کو واضح کرتے ہوئے مومنوں کو ہرگز ہرگز ان کے نقش قدم پر نہ چلنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝" (التوبۃ آیت ۵۵)

ترجمہ: پس تو ان کے مالوں اور ان کی اولادوں پر تعجب نہ کر۔ اللہ صرف یہ چاہتا ہے کہ ان مالوں اور اولادوں کے ذریعہ سے ان کو اس دنیا کی زندگی میں عذاب دے اور یہ کہ ان کی جانیں ایسے وقت میں نکلیں کہ وہ منکر ہی ہوں۔

نیز ایسی قوموں کو انتباہ کے رنگ میں ان کی اپنی تمام تر بداعمالیوں کے باوجود ڈھیل پر ڈھیل ملتے چلے جانے کی وجہ بیان کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

"وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَھُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝" (آل عمران آیت ۱۷۹)

ترجمہ: اور جن لوگوں نے (ہماری آیتوں کا بالقصد) انکار کیا ہے وہ ہرگز یہ نہ سمجھ لیں کہ ہمارا انھیں ڈھیل دینا ان کی ذات کے لئے بہتر ہے۔ ہم جو انھیں ڈھیل دیتے ہیں تو اس کا نتیجہ صرف ان کا گناہ میں بڑھ جانا ہوگا اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب مقدر ہے۔

اگر تاریخ کا بنظر غائر مطالعہ کر کے باہم موازنہ کیا جائے تو ایک طرف اس زمانہ کی از حد خوشحال، ترقی یافتہ اور طاقتور مغربی اقوام اور دوسری طرف عاد، ثمود اور قوم لوط کے افکار و خیالات اور اعمال و کردار میں زبردست مماثلت پائی جاتی ہے۔ فی زمانہ مغربی اقوام کی مادی خوشحالی، بے پناہ ترقی اور بے انداز طاقت خود ان کے لئے وبال جان بنی ہوئی ہے اور وہ اخلاقی پستی کی ایسی اتھاہ گہرائیوں میں گرتی چلی جا رہی ہیں کہ جہاں سے ان کا ابھرنا بظاہر ممکن نظر نہیں آتا۔ ان کی اخلاقی پستی کا اندازہ حال ہی میں رونما ہونے والے ایک واقعہ سے بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں آسمانی بجلی گرنے سے امریکہ کے شہر نیویارک میں بجلی کا نظام یکسر درہم برہم ہو کر رہ گیا اور رات کو دن کا سماں پیش کرنے والا یہ شہر مکمل تاریکی میں ڈوب کر رہ گیا۔ اس تاریکی میں اپنی تہذیب و ترقی، بے انداز خوشحالی اور بے پناہ طاقت و قوت پر ناز کرنے والوں نے جو گل کھلائے اس پر یہ مثل صادق آئے بغیر نہیں رہتی کہ؎

خامہ انگشت بدنداں کہ اسے کیا لکھیے
ناطقہ سربگریباں کہ اسے کیا کہیے

تہذیب کے علمبرداروں نے اس رات جو گل کھلائے اس کی ایک خفیف سی جھلک اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ان میں سے ایک خبر یہ ہے:۔

"نیویارک ۲۱ جولائی۔ نیویارک کی شب وحشت جو اب پوری دنیا میں ایک ڈراونے خواب کی طرح مشہور ہو چکی ہے اپنے پیچھے تباہی و بربادی، بے حسی، بے غیرتی، اور حرص و ہوس کی ان گنت کہانیاں چھوڑ گئی ہے۔ اب تک جو تفصیلات سامنے آئی ہیں وہ سنگین بھی ہیں اور رنگین بھی۔ اس خوفناک ڈراونی رات کا آغاز ۹ بج کر ۳۴ منٹ پر ہوا اور پھر تباہی و بربادی کا وہ خونیں باب شروع ہو گیا جو شاید امریکی عوام کبھی بھی فراموش نہ کر سکیں۔ اس رات تباہی و بربادی اور آتشزدگی کی مختلف وارداتوں میں ایک ارب ڈالر سے زیادہ کا نقصان ہوا، ۳۷۷۶ افراد کو چھرا گھونپ دیا گیا۔ ایک ہزار تیرہ عورتوں کی بے حرمتی کی گئی۔ چار سو سے زیادہ پولیس والے زخمی ہوئے، حبس اور گھٹن کے سبب اس پرانی جیل کے دروازے بھی توڑ دیئے گئے جسے اپنے تنگ و تاریک کمروں کی وجہ سے قبروں سے بدتر سمجھا جاتا ہے۔ بعض علاقوں میں لوگوں نے تاریکی دور کرنے کے لئے پاس پڑوس کی عمارتوں کو نذر آتش کر دیا پھر اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں اپنی جبلت کی تسکین کرتے رہے۔ دو ہزار سے زیادہ دکانیں لوٹ لی گئیں۔ پھر لُوٹی ہوئی اشیاء کی دکان بھی کھول دی گئی جہاں ۱۳۵ ڈالر کی چیزیں مفت کا مال سمجھ کر پانچ پانچ ڈالر میں فروخت کی گئیں۔ ایک جگہ سکیورٹی گارڈ نے ایک ایسے چور کو بھی پکڑا جو ایک دکان پر اپنا بلیک اینڈ وائیٹ ٹیلیویژن رکھ کر رنگین ٹیلی ویژن لے کر بھاگ رہا تھا۔"

(روزنامہ مشرق لاہور بابت ۲۲ جولائی ۱۹۷۷ء)

(باقی صٹ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

(مرتبہ:- سیّد شمشاد احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

احترامِ انسانیت

ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ اس نے سر نیچے جھکا کر آپ کے پاؤں پر رکھنا چاہا۔ حضورؑ نے ہاتھ کے ساتھ اس کے سر کو ہٹایا اور فرمایا:-

"یہ طریق جائز نہیں۔ السلام علیکم کہنا اور مصافحہ کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷۴)

انکساری

ایک شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کی کہ حضور نے حقیقۃ الوحی کے لکھنے اور پروفوں کے بار بار پڑھنے میں بہت محنت اٹھائی ہے اور یہی وجہ ہے کہ بار بار حضور کی طبیعت علیل ہو جاتی ہے اب حضور چند روز بالکل آرام فرمائیں اور پڑھنے لکھنے کے کام کو بالکل ترک فرما دیں۔ حضرت اقدسؑ نے جواب میں فرمایا:-

"ہماری محنت ہی کیا ہے ہمیں تو شرم آتی ہے جبکہ صحابہؓ کی محنتوں کی طرف نگاہ کرتے ہیں کہ کس طرح خوشی کے ساتھ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے سر بھی کٹوا دیئے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۹۱)

خدا تعالیٰ کی حفاظت

اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر حضرت اقدسؑ کی خاص حفاظت فرمائی ہے چنانچہ حفاظتِ خاص کے ہی یہ چند واقعات حضرت اقدسؑ نے خود بیان فرماتے ہیں:-

"ایک دفعہ کا ذکر ہے جب میں سیالکوٹ میں تھا تو ایک دن بارش ہو رہی تھی جس کمرہ کے اندر میں بیٹھا ہوا تھا اس میں بجلی آئی اور سارا کمرہ دھوئیں کی طرح بھر گیا اور گندھک کی سی بُو آتی تھی لیکن ہمیں کچھ ضرر نہ پہنچا۔ اسی وقت وہ بجلی ایک مندر میں گری جو کہ تیجا سنگھ کا مندر تھا اور اس میں ہندوؤں کی رسم کے مطابق طواف کے واسطے پیچ در پیچ ارد گرد دیوار بنی ہوئی تھی اور وہ اندر بیٹھا ہوا تھا۔ بجلی ان تمام چکروں میں سے ہو کر اندر جا کر اس پر گری اور وہ جل کر کوئلہ کی طرح سیاہ ہو گیا۔ دیکھو وہی بجلی کی آگ تھی جس نے اس کو جلا دیا مگر ہم کو کچھ ضرر نہیں دے سکی کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہماری حفاظت کی۔

ایسا ہی سیالکوٹ کا ایک اور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ رات کو میں ایک مکان کی دوسری منزل میں سویا ہوا تھا اور اسی کمرہ میں میرے ساتھ پندرہ سولہ اور آدمی بھی تھے۔ رات کے وقت شہتیر میں ٹک ٹک کی آواز آئی۔ میں نے آدمیوں کو جگایا کہ شہتیر خوفناک معلوم ہوتا ہے یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کوئی چوہا ہوگا کچھ خوف کی بات نہیں۔ اور یہ کہہ کر پھر سو گئے تھوڑی دیر کے بعد ویسی ہی آواز آئی۔ تب میں نے ان کو دوبارہ جگایا مگر پھر بھی انہوں نے کچھ پرواہ نہ کی۔ پھر تیسری بار شہتیر سے آواز آئی تب میں نے ان کو سختی سے اُٹھایا اور سب کو مکان سے باہر نکالا۔ اور جب سب نکل گئے تو خود بھی وہاں سے نکلا۔ ابھی میں دوسرے زینہ پر تھا کہ وہ چھت نیچے گری اور دوسری چھت کو بھی ساتھ لے کر نیچے جا پڑی اور چارپائیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں اور ہم سب بچ گئے۔ یہ خدا تعالیٰ کی معجز نما حفاظت ہے جب تک کہ ہم وہاں سے نکل نہ آئے شہتیر گرنے سے محفوظ رہا۔

ایسا ہی ایک دفعہ ایک بچھو میرے بستر کے اندر لحاف کے ساتھ مرا ہوا پایا گیا۔ اور دوسری دفعہ ایک بچھو لحاف کے اندر چلتا ہوا پکڑا گیا مگر ہر دو بار خدا تعالیٰ نے مجھے ان کے ضرر سے محفوظ رکھا۔

ایک دفعہ میرے دامن کو آگ لگ گئی تھی۔ مجھے خبر بھی نہ ہوئی۔ ایک اور شخص نے دیکھا اور بتلایا اور اس آگ کو بجھا دیا۔ خدا تعالیٰ کے پاس کسی کے بچانے کی ایک راہ نہیں بلکہ بہت راہیں ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۹۳ - صفحہ ۲۹۴)

مشاعرہ

ایک جگہ بعض شاعرانہ مذاق کے دوست ایک باقاعدہ انجمن مشاعرہ قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے متعلق حضور سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:-

"یہ تضیع اوقات ہے کہ ایسی انجمنیں قائم کی جاویں اور لوگ شعر بنانے میں مستغرق رہیں۔ ہاں یہ جائز ہے کہ کوئی شخص ذوق کے وقت کوئی نظم لکھے اور اتفاقی طور پر کسی مجلس میں سنا دے یا کسی اخبار میں چھپوا دے۔ ہم نے اپنی کتابوں میں کئی نظمیں لکھی ہیں مگر اتنی عمر ہوئی آج تک کبھی کسی مشاعرہ میں شامل نہیں ہوئے۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کوئی شاعری میں اپنا نام پیدا کرنا چاہے۔ ہاں اگر حال کے طور پر نہ صرف قال کے طور پر اور جوش روحانی سے اور نہ خواہش نفسانی سے کبھی کوئی نظم جو مخلوق کے لئے مفید ہو سکتی ہو لکھی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۱)

احسان

حضرت اقدس علیہ السلام ہمیشہ احباب کو احسان اور حسن سلوک کی تلقین فرماتے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا:-

"احسان ایک نہایت عمدہ چیز ہے۔ اس سے انسان اپنے بڑے بڑے مخالفوں کو زیر کر لیتا ہے۔ چنانچہ سیالکوٹ میں ایک شخص تھا جو کہ تمام لوگوں سے لڑائی رکھتا تھا اور کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جس سے اس کی صلح ہو یہانتک کہ اس کے بھائی اور عزیز و اقارب بھی اس سے تنگ آ چکے تھے۔ اس سے میں نے بعض دفعہ معمولی سا سلوک کیا اور اس کے بدلہ میں کبھی ہم سے بُرائی سے پیش نہ آتا بلکہ جب ملتا تو بڑے ادب سے گفتگو کرتا۔ اسی طرح ایک عرب ہمارے ہاں آیا اور وہ وہابیوں کا سخت مخالف تھا۔ یہاں تک کہ جب اسکے سامنے وہابیوں کا ذکر بھی کیا جاتا تو گالیوں پر اُتر آتا۔ اس نے یہاں آکر بھی سخت گالیاں دینی شروع کیں اور وہابیوں کو بُرا بھلا کہنے لگا۔ ہم نے اس کی کچھ پرواہ نہ کر کے اس کی خدمت خوب کی اور اچھی طرح سے اس کی دعوت کی اور ایک دن جبکہ وہ غصہ میں بھرا ہوا وہابیوں کو خوب گالیاں دے رہا تھا کسی شخص نے اس کو کہا کہ جس کے گھر تم مہمان ٹھہرے ہو وہ بھی تو وہابی ہے۔ اس پر وہ خاموش ہو گیا اور اس شخص کا مجھ کو وہابی کہنا غلط نہ تھا کیونکہ قرآن شریف کے بعد صحیح احادیث پر عمل کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ خیر وہ شخص چند دن کے بعد چلا گیا۔ اس کے بعد ایک دفعہ لاہور میں مجھ کو پھر ملا۔ اگرچہ وہ وہابیوں کی صورت دیکھنے کا بھی روادار نہ تھا مگر چونکہ اس کی تواضع اچھی طرح سے کی تھی اسلئے اس کا وہ تمام جوش و خروش دب گیا اور وہ بڑی مہربانی اور پیار سے مجھ کو ملا۔ چنانچہ بڑے اصرار کے ساتھ مجھ کو ساتھ لے گیا اور ایک چھوٹی سی مسجد میں جس کا وہ امام مقرر ہوا تھا مجھ کو بٹھلایا اور خود نوکروں کی طرح پنکھا کرنے لگا اور بہت خوشامد کرنے لگا کہ کچھ پیالے وغیرہ پی کر جاویں۔ پس دیکھو کہ احسان کس قدر دلوں کو مسخر کر لیتا ہے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۰۲)

اسلام اور آنحضرتؐ کی عزت

فرمایا:- "جب ہم نے براہین کا اشتہار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیا کہ اگر کوئی ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو ہم دس ہزار روپیہ دیں گے۔ تو یہ اشتہار صدق نیت سے تھا۔ ہم نے اتنا ہی روپیہ لکھا تھا جتنا کہ ہم دے سکتے اور یہی اس وقت ہمارے پاس جمع ہو سکتا تھا۔ صرف اسلام کی محبت کے واسطے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کرنے کی خاطر ہم نے ایسی کتاب لکھی اور اس کے ساتھ اتنا اشتہار دیا ورنہ ہم کو ہرگز وہم و گمان بھی نہ تھا کہ ہم اس کے ذریعہ سے کوئی روپیہ کمائیں اور کسی قسم کی دنیوی طمع اس میں نہ تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں دس ہزار چھوڑ کر ایک روپیہ بھی نہ دینا پڑا بلکہ کئی دس ہزار روپیہ اس کے بعد ہمارے پاس آیا۔ یہ خلوص نیت کا نتیجہ تھا۔"

(ایضاً صفحہ ۳۵)

صدق اور مردانہ ہمت

۱۴ ستمبر ۱۹۰۷ء کو قادیان میں ایک بیرسٹر صاحب تشریف لائے جن کا نام مسٹر فضل حسین تھا۔ ان کے ساتھ ہی میاں حسین بخش صاحب پنشنر رئیس بٹالہ بھی تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران حضرت اقدسؑ نے اسلام کی ترقی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

"بعض مسلمانوں کو ..... خیال ہو رہا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بے قیدی سے ترقی ہو گی مگر میں اس راہ کو سخت مضر اور خطرناک سمجھتا ہوں۔ مسلمان جب ترقی کریں گے خدا پرستی سے کریں گے جس طرح پہلے اوائل میں اسلام نے ترقی کی۔ وہی خدا اب بھی موجود ہے ......

میں تو یہی ایمان رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر انسان ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر اسے نہ چھوڑے تو ساری دنیا اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر خالص سونا لینا ہو تو پابندی شریعت سے ملے گا۔ ہاں اگر دین اور مال بھی کھونا ہو تو پھر بے قیدی اختیار کرے ...

سوا صدق اور مردانہ ہمت کے کام نہیں چلتا۔ ہم پر اس قدر مقدمے کئے گئے مگر ان کا انجام کیا ہوا؟ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ان باتوں سے ڈر کر ہم نے قدم پیچھے ہٹایا۔ یہ تو شرک ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا ہے اور وہ اپنے مخلص بندوں کی مدد فرماتا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۷۵ و صفحہ ۳۷۶)

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو حضرت مسیح موعودؑ کے صاحبزادہ تھے اور چھوٹی عمر ہی میں فوت ہو گئے۔ ان کی وفات سے متعلق چونکہ آپ کو پہلے سے خبر دی گئی تھی اس لئے آپ نے خدا تعالیٰ کی بات کے پورا ہونے پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا:-

"قضا و قدر کی بات ہے اصل مرض سے (مبارک احمد نے) بالکل مخلصی پالی تھی۔ بالکل اچھا ہو گیا تھا۔ بخار کا نام و نشان بھی نہ رہا تھا۔ یہی کہتا رہا کہ مجھے باغ میں لے چلو۔ باغ کی خواہش بہت کرتا تھا ...... اللہ تعالیٰ نے اس کی پیدائش کے ساتھ ہی موت کی خبر دے رکھی تھی۔ تریاق القلوب میں لکھا ہے انی اسقط من اللّٰہ و اصیبہ ..... پھر ایک جگہ پیشگوئی ہے "ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان قبول کر"۔ پھر کئی دفعہ یہ الہام بھی ہوا ہے "انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا" ...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے یہ بڑا تطہیر کا موقع ہے۔ ان کے بڑے بڑے تعلقات ہوتے ہیں اور ان کے ٹوٹنے سے رنج بہت ہوتا ہے۔ میں تو اس سے بڑا خوش ہوں کہ خدا کی بات پوری ہوئی۔ گھر کے آدمی اس کی بیماری میں بعض اوقات بہت گھبرا جاتے تھے میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ آخر نتیجہ موت ہی ہوتا ہے یا کچھ اور ہے؟" (ایضاً جلد نہم صفحہ ۳۵۸)

خدا تعالیٰ کے لئے تبتّل اور رضا بالقضاء

فرمایا:-

"بعض نادان خیال کرتے ہیں کہ مبارک احمد کا مرنا ہمارے واسطے کسی سخت رنج اور صدمہ کا سبب ہوا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس واقعہ پر خدا تعالیٰ نے کس قدر تشفی اور تسلی اور اپنی خوشنودی کا اظہار اپنی پاک وحی کے ذریعہ سے کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمارے صبر اور شکر اور والدہ مبارک احمد کے صبر پر جو خوشی کا اظہار کیا ہے اور فتح و نصرت کے وعدے دئیے ہیں اور فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ تیرے ہر قدم کے ساتھ ہو گا۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ والدہ مبارک احمد نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا خوش ہو جانا مجھے ایسا پیارا ہے کہ اگر دو ہزار مبارک احمد مر جائے تو مجھے اس کا غم نہیں۔"

(ایضاً جلد نہم صفحہ ۴۳۳)

اسی طرح فرمایا:-

"خدا تعالیٰ اتنی مدت سے ہم پر رحم کرتا آیا ہے، ہر طرح سے ہماری خواہش کے مطابق کام کرتا آیا ہے اور اس نے ..... ہم کو طرح طرح کی خوشیاں پہنچائیں اور انعام و اکرام کئے گویا اپنی رضا پر ہماری رضا کو مقدم کر لیا پھر اگر ایک دفعہ اس نے اپنی مرضی ہم سے منوانی چاہی تو کون سی بڑی بات ہے۔ اگر ہم باوجود اس کے اس قدر احسانات کے پھر بھی جزع فزع اور واویلا کریں تو ہمارے جیسا احسان فراموش کوئی نہ ہو گا اور پھر اس نے تو پہلے ہی اطلاع دیدی تھی کہ یہ جلد فوت ہو جائیگا جیسا کہ تریاق القلوب میں لکھا ہے۔

دوسرے یہ کہ دوستی اسی کو کہتے ہیں کہ کچھ دوست کی باتیں مانی جاویں اور کچھ اس کو منوائی جاویں۔ یہ تو دوستی نہیں کہ اپنی ہی منواتے جانا اور جب دوست کی بات ماننے کا وقت آئے تو برا منانا۔ بس جبکہ ہم نے خدا تعالیٰ سے تعلق کیا ہے تو چاہیئے کہ کچھ اس کی مانیں اور کچھ اس سے منوائیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۲۸)

خدا خوش ہو گیا

ابتلاؤں کے وقت جو دلی کیفیت حضورؑ کی ہوتی تھی اس کا اندازہ آپ کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"کئی دنوں سے ابتلاؤں کا سامنا تھا۔ بس پچیس دن رات تو میں سویا بھی نہیں۔ آج ذرا سی میری آنکھ لگ گئی تو فقرہ الہام ہوا "خدا خوش ہو گیا"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کریم اس بات سے خوش ہوا ہے کہ اس ابتلاء میں میں پورا اترا۔

اس کے بعد پھر آنکھ لگ گئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نہایت خوشخط خوبصورت کاغذ میرے ہاتھ میں ہے جس پر کوئی پچاس ساٹھ سطریں لکھی ہوئی ہیں۔ میں نے اس کو پڑھا ہے مگر اس میں سے یہ فقرہ مجھے یاد رہا ہے کہ

یَا عَبْدَ اللّٰہِ اِنِّیْ مَعَکَ

یعنی اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور اس کو پڑھ کر مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ گویا خدا کو دیکھ لیا۔ دیکھو ہمارے ساتھ تو خدا تعالیٰ کے یہ معاملے ہیں اور یہ ہیں جو ہماری ہلاکت کی پیشگوئیاں کرتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کو اپنے دین کا بیڑا غرق کر دینا منظور ہے تو جو چاہے سو کرے اس کو کوئی روک نہیں سکتا مگر یہاں تو اس نے بڑے بڑے وعدے دیئے ہوئے ہیں۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۹۵)

اصحاب کے ساتھ کمال شفقت،

ہمدردی اور دعا

حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ کو کثرت پیشاب کی تکلیف تھی۔ آپ نے ان کا قارورہ منگوا کر دیکھا اور پھر آپ نے کمال شفقت و ہمدردی سے مولوی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"میں آپ کا پیشاب دیکھ کر بہت حیران ہو گیا۔ میں نے تو اس کے بعد دعا ہی شروع کر دی اور انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ مجھے خود چونکہ کثرت پیشاب کی شکایت ہے میں جانتا ہوں کہ کس قدر تکلیف ہوتی ہے۔ دل گھٹتا ہے اور پنڈلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ بہت بے چینی اور گھبراہٹ ہو جاتی ہے۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس رسالہ (براہین احمدیہ حصہ پنجم مراد ہے) کو ختم کر لینے کے بعد کچھ دنوں تک صرف دعا ہی میں لگا رہوں گا۔ میں نے جو گولی آپ کو بنا کر دی تھی وہ مفید ثابت ہوئی تھی آپ اس کا استعمال کریں میں بھیج دوں گا اور ختم ہونے پر اور دوا تیار ہو سکتی ہے۔ آپ دودھ کثرت سے پئیں وہ اس مرض میں بہت مفید ہے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

"سرائے خدمت" کے وعدہ کنندگان جلد تر ادائیگی کی کوشش فرماویں! (مہتمم خدام الاحمدیہ)

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل رضؓ ممبر مجلس وقف جدید کی وفات پر وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد تعزیت

وقف جدید انجمن احمدیہ کا یہ خصوصی اجلاس حضرت مولانا ابو العطاء صاحب فاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات پر اپنے گہرے حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

حضرت مولوی صاحب موصوف رضؓ نے جہاں سلسلہ کے صف اوّل کے مجاہد ہونے کے لحاظ سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بے شمار خدمات جلیلہ سرانجام دی ہیں۔ جن کا ذکر مختلف قراردادوں میں آ چکا ہے۔ وہاں آپ کو مجلس وقف جدید کے ایک جلیل القدر رکن ہونے کے لحاظ سے بھی عظیم الشان خدمات سلسلہ کا موقع ملا ہے۔ آپ مجلس وقف جدید کی ذیلی کمیٹیوں "امرڈیٹ کمیٹی"۔ "بجٹ کمیٹی" اور "پراویڈنٹ فنڈ کمیٹی" کے کنوینر کی حیثیت سے ان کمیٹیوں سے متعلقہ کاموں کو احسن رنگ میں سرانجام دیتے رہے اور بعض دفعہ شیخ محمد احمد صاحب مظہر صدر مجلس وقف جدید کی غیر موجودگی میں آپ مجلس کے اجلاسوں کی صدارت بھی فرماتے رہے۔ آپ آخر دم تک مجلس وقف جدید کے کاموں سے منسلک وابستہ رہے۔ کوئی معمولی بیماری کبھی آپ کے دینی کاموں میں روک نہیں بنی اور آپ ہر حال میں بہ توفیق ایزدی اپنے مفوضہ کاموں کو سرانجام دیتے چلے گئے۔ ایسے ایثار و قربانی کی حالت میں کہ آپ کا ایک فرزند اقصائے مشرق یعنی جاپان میں اور آپ کے دو فرزند اقصائے مغرب یعنی افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ فجزاهم الله احسن الجزاء۔ ذٰلک فضل الله یؤتیه من یشاء۔

حضرت مولانا صاحب رضؓ کی شفیق و مہربان طبیعت آپ کے چہرے کے پاکیزہ تبسم، آپکی غرباء پروری اور آپ کا علم و فضل اور اس پر حلم و ملنساری والا انکسار۔ یہ تمام اخلاق حسنہ اور دوسری خوبیاں ہمارا احباب جماعت کے دلوں میں یادوں کا قیمتی سرمایہ بن کر محفوظ رہیں گی۔

ہم اراکین مجلس وقف جدید اس قرارداد کے ذریعہ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب رضؓ کی جملہ خدمات دینیہ کو قبول فرماتے ہوئے آپ کو اپنے جوار رحمت میں مقام اعلیٰ علیین سے نوازے اور ہم سب کے محبوب شفیع حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے۔ ہم اس غم میں محترم مولانا صاحب رضؓ کے جملہ لواحقین کے ساتھ شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس صدمہ میں صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کو حضرت مولانا صاحب رضؓ کے نقش قدم پر چلائے اور دینی اور دنیوی حسنات سے نوازتا رہے۔ آمین!

(ممبران مجلس وقف جدید)

دعائے مغفرت

میری خالہ محترمہ سیدہ مرزا بیگم صاحبہ آف پنڈوری تحصیل و ضلع جہلم حال دارالرحمت شرقی ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۵ جون کو پونے پانچ بجے شام وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

۲۶ جون کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں نماز جنازہ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئی۔

مرحومہ نہایت ہمدرد۔ مہمان نواز، پابند صوم و صلوٰۃ اور خوش خلق تھیں۔ خلافت اور احمدیت کی شیدائی تھیں۔ مرحومہ نے دو بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(سید رفیق احمد شاہ نورٹ عباس ضلع بہاولنگر)

طلباء جامعہ احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

۱۷ ظہور ۵۶ (۱۷ اگست ۷۷ء) سے انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک شروع ہے ان ایام میں مرکز میں "درس القرآن" ہوتا ہے جس میں شمولیت باعث خیر و برکت اور علم و عرفان میں اضافہ کا موجب ہے اس لئے امید ہے کہ طلباء اس موقع سے فائدہ اٹھائیں گے اور رمضان المبارک کے یہ ایام مرکز میں گزاریں گے۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ طلباء جامعہ کی لائبریری سے فائدہ اٹھا سکیں گے اور جن کی ری کمپارٹمنٹ ہے انہیں تیاری کے لئے سہولتیں میسر آ سکیں گی۔ امید ہے طلباء اس طرف مخلصانہ توجہ کریں گے اور جو نہ آ سکیں وہ ان مبارک ایام میں اپنی اپنی جگہ ترجمۃ القرآن سیکھنے کا اہتمام کریں گے۔

رخصتوں کے دوران درجہ خاصہ کے طلبا کی جامعہ میں حاضری ضروری ہے تا کہ وہ اپنے مقالہ کی تیاری کر سکیں۔ درجہ خاصہ کے جو طلبا تحریری اجازت لئے بغیر گھروں میں مقیم ہیں ان کی غیر حاضری لگ رہی ہے اور وہ مستوجب گرفت ہیں۔

(عمید الکلیۃ الاسلامیۃ الاحمدیہ)

انتخاب ناظمین اضلاع

چونکہ سہ سالہ انتخاب کی میعاد گزر چکی ہے اور نئے انتخابات کا ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا امراء اضلاع کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جلد از جلد ناظمین اضلاع کا انتخاب کرانے کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں۔ اس کے متعلق قبل ازیں بذریعہ خطوط اطلاعات بھجوائی جا چکی ہیں۔ اور ہر ضلع کے زعماء کی فہرستیں بھی ارسال کر دی گئی ہیں مع ان کے پتہ جات کے۔ آپ سے فوری تعاون کی ضرورت ہے۔

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

(اداریہ بقیہ صفحہ ۲)

اس صورت حال کے پیش نظر کیا مغرب کی نام نہاد تہذیب، اس کا تمدن اور مغربی اقوام کی بے انداز مادی ترقی کسی لحاظ سے بھی ترقی پذیر اقوام کے لئے قابل رشک اور قابل تقلید قرار پا سکتی ہے؟ جہاں جہاں بھی اس تہذیب کی حکمرانی ہے اور اس کے زیر اثر اخلاقی پستی بھیانک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ ؎ دوزخ ہے یہ مقام یہ گلستاں سرا نہیں۔

(اخلاق فاضلہ بقیہ صفحہ ۲)

اور میں انشاء اللہ بہت دعا کروں گا۔ آپ کے پیشاب کو دیکھ کر ہے تو حیرت ہی ہوئی کہ آپ کس طرح التزام کے ساتھ نمازوں میں آتے ہیں اور آپ کی آواز سے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کو تکلیف ہے۔"

اس پر مولوی عبد الکریم صاحب رضؓ نے عرض کی کہ حضور کی دعا کا نتیجہ ہے کہ اس قدر استقلال سے حاضر ہوتا ہوں ورنہ بعض اوقات غشی کی حالت ہو جاتی ہے اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں بہت دعا کروں گا۔"

(الملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۲۹)

درخواست دعا

برخوردار کمال الدین حبیب اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ نائیجیریا سے مع اہل و عیال پاکستان آ رہا ہے۔ رستہ میں ایک ہفتہ کے لئے انگلینڈ میں ٹھہرے گا۔ قارئین کرام سے بچوں کے صحت و عافیت سے پہنچنے اور سفر کے بابرکت ہونے کے لئے تہ دل سے درخواست دعا ہے۔

(روشن الدین احمد (واقف زندگی))

قائدین اضلاع تدریجی بجٹ کے مطابق وصولی کی کوشش فرماویں! (مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلامیہ بابت سال ۱۳۵۷ ہش ۱۹۷۸ء

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ، صفاتِ الٰہیہ، ضرورتِ نبوت، معیارِ شناخت نبوت، دعا، قضا و قدر۔ بعث بعد الموت، بہشت و دوزخ، معجزات، ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام۔ تاریخ مذہب، تاریخ انبیائے سابقہ، تاریخِ اسلام، کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ، تاریخ احمدیت، صحابہ رضی اللہ عنہم یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت"۔ (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا)۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام۔ کوئی علمی موضوع جو اُوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر ۱۹۷۸ء تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کر کے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کر سکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خواں طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہو سکے گا۔

(۵) پُرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اُترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

(۶ الف) مستحق انعام قرار دئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کر لیں۔

(۶ ب) نیز مسودہ کی ایک صحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۲ حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کر لے انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔ (سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

اعلانِ نکاح و رخصتانہ

۲۱ جولائی ۱۹۷۷ء کو بعد نماز ظہر محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریکِ جدید نے عزیزہ ناصرہ صوفی بنت محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب فاضل سابق مبلغ افریقہ و حال مربی سلسلہ ضلع شیخوپورہ کے نکاح ہمراہ عزیز ٹھیکیدار محمد اکرم نثار ابن میاں محمد ابراہیم صاحب مرحوم آف الحبیب پارک بلال گنج لاہور کا اعلان محترم صوفی صاحب کے مکان واقع دارالعلوم غربی ربوہ پر بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

اسی دن تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں اہلِ محلہ کے علاوہ سلسلہ کے بعض بزرگوں اور مبلغینِ سلسلہ نے بھی شرکت فرمائی۔ اندرون خانہ خواتین میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے دعا کرائی اور باہر مردوں میں محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ و مغربی افریقہ نے رشتہ کے مبارک اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

خلیل پولٹری

بریڈنگ فارم ربوہ (محلہ دارالفضل)

یک روزہ بچھیاں۔ چوزے۔ تیار مرغیاں
یک روزہ برائلرز۔ تیار برائلرز۔ بٹھانے والے انڈے۔
فروزن چکس (FROZEN CHICKS)

ضرورت ایجنٹ

ایجنسی اخبار الفضل سیالکوٹ شہر کے لئے ایجنٹ کی ضرورت ہے۔ جو دوست یہ ایجنسی لینے کے خواہشمند ہوں وہ امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ یا کیپٹن سید محمد احمد صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد سے رابطہ قائم کریں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ضروری اطلاع

خاکسار فضلِ عمر ہسپتال ربوہ سے ریٹائر ہو گیا ہے اور اب مَیں نے اپنا کام عمر ڈسپنسری رحمت بازار ربوہ میں شروع کیا ہے جہاں پر ڈسپنسنگ۔ ڈریسنگ اور ہر قسم کے ٹیکے لگانے، دانتوں اور کانوں کی جملہ بیماریوں کا علاج مثلاً کان دھونے، آنکھیں دھونے نیز دانت بغیر درد کے نکالنے کا خاطر خواہ انتظام ہے احباب فائدہ اُٹھائیں۔ (خاکسار عبدالحفیظ خان ریٹائرڈ ڈسپنسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴